پارہ 6 لایحب اللہ کے نمایاں

- پارے کے شروع میں اہلِ کتاب بالخصوص نصاریٰ سے مجادلہ ہے۔ان کے سب سے بڑے مرض غلو کا ذکر ہے جو ان کے عقائد کے خرابی کی اصل جڑ ہے،انہوں نے دین میں غلو کیا، شدت اختیار کی۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے مقام سے بڑھا کر خدا کے برابر کر دیا۔ انہیں تنبیہ کہ ان کا مقام ایک بندے اور رسول کا ہے۔اس سے ان کو نہ بڑھاؤ اور تین خدا نہ بناو۔خود عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا ایک عاجز بندہ ہونے میں کبھی عار نہیں سمجھی۔
- یہود پر فردِ جرم کا تسلسل: ان کے جرائم کا تذکرہ- جن میں بچھڑے کو معبود بنانا، اللہ سے کئے ہوئے عہد توڑ ڈالنا، اللہ کی آیات کو جھٹلانا، پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا، مریم علیہ السلام پر بہتان باندھنا، عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کی سازش کرنا، سود کو جائز ٹھہرالینا، یوم سبت کے احکام کے نافرمانی کرنا۔ ناشکری اور سرکشی کی ابدی مثال
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے یا صلیب دینے کی صاف تردید (عیسائیوں کے لیے یہ معاملہ مشتبہ بنا دیا گیا- اس اشتباہ کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس)
- قوموں کی گمراہی کے اسباب میں غرورِ نفس و عقل (جس کے سبب وہ اللہ کے آگے جھکنے سے منکر ہوئے)، انبیاء و رُسل کے بارے میں ان کے امتیوں کا غلو
- سب کو دعوت- کہ آخری رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں۔اب ان کے آجانے کے بعد ان کو مان لینے اور ان کی اطاعت تسلیم کر لینے کے علاوہ کوئی نجات نہ ہو گی۔

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

سُورة الْمَائِدَة

- مدینہ میں ۶ ہجری کے بعد نازل ہونا شروع ہوئی [النساء میں خاندانی اور ریاستی اداروں کی تنظیم کا ذکر تھا، یہاں اسلامی نظامِ حیات کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ عدالتوں کے قیام کی طرف اشارہ]۔ شریعتِ اسلامی کا جو ابتدائی خاکہ البقرہ، آل عمران اور النساء میں آیا ہے۔ یہاں آ کر اس کے خدوخال مزید واضح ہو گئے ہیں اور مجموعی طور پر اس سورت کے احکام اپنا تکمیلی رنگ لئے ہوئے ہیں۔
- اس سورۃ میں اللہ کی توحید تشریع (توحید حاکمیت) کی وضاحت- اللہ خالق بھی ہے مالک بھی، شارع (law-Giver) بھی، حکم دینا، احکام بھیجنا، شریعت دینا اسی کا استحقاق
- مسلمانوں کو مذہبی [شریعت کے احکام]، تمدنی اور سیاسی ہر شعبے میں ہدایات دی گئیں۔اس سورت کے نزول کے وقت ایک بنیادی اسلامی حکومت کی تاسیس اور ایک اسلامی معاشرے کے قیام کی بناڈالی جا چکی تھی۔اس نئے معاشرے کے لئے جن آئینی نظام اور ہدایات و قوانین کی ضرورت تھی وہ یہاں دی گئی ہیں۔
- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ان کا اپنا ایک نظریۂ حیات ہے جو ان کے لئے زندگی گزارنے کا ضابطہ بھی ہے۔ان کی ایک تہذیب ہے اور پہچان ہے۔ ان کے عقائد، نظریات، عبادات، معاملات، معاشرت و تمدن ہر چیز دوسری قوموں سے جدا ہے۔
- عہد، معاہدے اور قول وقرار پورے کرنے کا حکم- مختصر سے فقرے میں معانی کا ایک جہان پوشیدہ ہے۔ عقد کے ضمن میں وہ تمام معاہدے اور agreements جو تحریری ہوں، زبانی ہوں یا کسی خاص حیثیت کی وجہ سے خود بخود اسی زمرے میں آتے ہوں۔ چاہے انسان اپنے آپ سے کوئی عہد کرے، اپنے رب سے کئے عہد بھی اس میں اور دوسرے انسانوں سے کئے ہوئے عہد بھی شامل ہیں۔ اسلام نے ایفائے عہد کو دین کا لازمی جزو بنا دیا (لَاإِيمَانَ لِمَنْ لَاأَمَانَةَ لَهُ، وَلَادِينَ لِمَنْ لَاعَهْدَ لَهُ)
- اللہ نے اس دین کی تکمیل کر دی اور اپنی نعمت کو بھی مکمل کر دیا۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ ..... تکمیلِ شریعت کی نعمت وہ نعمت ہے جو کسی پچھلی امت کو عطا نہیں ہوئی
- تکمیلِ دین کا کیا مطلب ہے؟ دین کو مکمل کر دینے سے مراد اُس کو ایک مستقل نظام فکر و عمل اور ایک ایسا مکمل نظام تہذیب و تمدن بنا دینا ہے جس میں زندگی کے جملہ مسائل کا جواب اصولاً یا تفصیلاً موجود ہو اور ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کے لیے کسی حال میں اس سے باہر جانے کی ضرورت پیش نہ آئے

دینِ اسلام ایک مکمل نظام اور ضابطۂ حیات ہے جو ایک کُل ہے اس کے اجزاء نہیں کئے جاسکتے اس کے اجزاء باہم اس طرح پیوستہ ہیں کہ ان کو جدا نہیں کیا جا سکتا چاہے وہ اجزاء اعتقادی اور نظریاتی ہوں یا وہ مراسم عبودیت ہوں یا وہ سوسائٹی کے لئے اجتماعی احکام ہوں یا بین الاقوامی امور سے متعلق ہوں۔ یہ تمام امور (الدین) میں شامل ہیں جس کی تکمیل کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اعلان کیا گیا ہے"

- مسلمانوں کو ہدایات- آئندہ زندگی گزارنے کے لیے تمہارے رویے کی بنیاد تعاون پہ ہونی چاہیے کہ تعاون انسانی زندگی کی بقا کے لیے ایک لازمی امر ہے، اس تعاون کی بنیاد نیکی اور تقویٰ ہونی چاہیے، گناہ، نافرمانی اور ظلم میں تعاون سے منع کیا گیا

- حرام چیزیں- مردار- خون- سور- غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ- گلہ گھٹ کر- چوٹ کھا کر- گڑھے میں گر کر مرنے والا جانور۔ ٹکر سے مرنے والا- درندوں کا مارا- آستانوں پر ذبح کیا گیا۔ پانسے کے ذریعے قسمت معلوم کرنا۔
- حج کے آداب- حرام وحلال کی حدود- جاہلانہ رسموں کا توڑ، جوا، چوری اور شراب قابلِ تعزیر جرم قرار دئے گئے۔
- اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) پر فردِ جرم، یہودیوں سے نماز، زکواۃ، رسولوں پر ایمان، ان کی نصرت، جہاد اور انفاق کرنے پر لیے گئے میثاق کی خلاف ورزی کی عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو کیا اور اپنے حصے کی تعلیمات کو فراموش کر دیا
- اہلِ کتاب کا کھانا, اسلامی حلت وحرمت کی حدود و پابندی کے ساتھ جائز ہے (جو اسلام میں حرام ہے وہ جائز نہیں)، اسی طرح کتابیہ عورتوں سے نکاح کی بھی اجازت
- عدل وانصاف کے قیام کا حکم (اس سورت میں بھی)- مسلمانو! تم انصاف کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ جس طرح تم اللہ کے فرمانبردار بندے بن کر صرف اسی کے سامنے جھکتے ہو اسی طرح تمہارا کام انصاف کی علمبرداری بھی ہے۔
- وضو، تیمّم، غسل کا قاعدہ مقرر کیا گیا۔ قسم کا کفارہ۔ قانونِ شہادت کی دفعات۔ ہر پاک اور طیب چیز اسلام میں حلال ہے۔ [یہ ایک اصول کے طور پر]۔
- حرمتِ جان ومال- اسلام میں اس کی حیثیت اجتماعی زندگی کی شہ رگ کی سی ہے۔ قتل ناحق کی مذمت (ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل، اسی طرح جان بچانا بھی)
- فوجداری قانون (Criminal code) کی دفعات- (۱) وہ افراد جو معاشرے میں فساد کا باعث ہوں [محاربین] ان کے لیے سزائیں (۲) چوری کی سزا مقرر کی گئی- (۳) قصاص کا حکم [کان، ناک، آنکھ کے بدلے ویسا ہی عصو یا جان کے بدلے جان] یہ تعزیرات معاشرے میں جرائم کے خاتمے میں مددگار ہیں۔
- شریعت اور اس کے احکام- پر مسلمانوں کو معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنے کے بجائے خود اعتمادی کا اظہار کرنا چاہیئے کہ یہ احکام ان کے رب کی طرف سے ہیں۔ [اور لوگوں کے استہزاء کی پروانہ کرنا چاہیئے]۔إِنَّ اللهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ۔
- بنی اسرائیل کی عہد شکنی۔ [نماز کا- زکوۃ- رسولوں کی مدد- اللہ کو قرض کا عہد- اور کتاب کے احکام پر عمل کا عہد]۔ انہوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ اللہ کی رحمت سے دور پھینک دئے گئے۔ دل سخت کر دیئے گئے۔
- اللہ تعالٰی کا کتابیں اور شریعتں نازل کرنے کا مقصد: جو اللہ نے نازل کیا [مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ] بنی اسرئیل کے لئے تورات، نصاریٰ کے لیے انجیل اور اس امت کیلئے قرآن حکیم (سب اللہ نے نازل کیے) کو قائم کرنے کا حکم- تورات وانجیل وقرآن کے احکام [شریعت] کا نفاذ فرض ہے۔اسے اقامت کیا گیا ہے۔ اور جب یہ نافذ ہو جائے تو اسے برقرار رکھنا بھی اقامت ہے۔ یعنی ان آسمانی کتب میں موجود انسانوں کی ہدایت ورہنمائی پر مشتمل احکام کی بنیاد پر نظام قائم کیا جائے
- جو لوگ (امت) کسی آسمانی شریعت پر ایمان کے دعوے دار ہوں اور پھر اس کے بجائے کسی اور قانون کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہوں ان کے لیے اللہ تعالٰی کی طرف سے سخت تہدید، تنبیہ اور دھمکی –" وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ .... هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ – .....هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ، جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں...... وہی ظالم ہیں....... وہی فاسق ہیں)
- اہل کتاب اگر اپنی آسمانی کتب کے احکام وہدایات (نظام) کو نافذ نہ کریں تو ان کی کوئی بنیاد نہیں(قُلۡ يٰۤـاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ)
- آپ ﷺ کو بھی یہی حکم کہ جو اللہ نے اتارا ہے (یہ کتاب، یہ دین) آپ اسی کے مطابق فیصلے کریں (وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ.....)
- سلامتی کا راستہ: اسلام ایک فرد کے لئے جو راہ متعین کرتا ہے وہ سلامتی کا راستہ ہے۔ ضمیر کی سلامتی، عقل کی سلامتی، اعضاء کی سلامتی، گھر اور خاندان کی سلامتی، معاشرے کی سلامتی، بشریت وانسانیت کی سلامتی، اور اس سلامتی کا صحیح ترین مصداق قرآن کریم ہے (يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ . . .)
- اللہ کے نظام کی برکات: اگر اللہ کا بھیجا ہوا نظام معاشرے میں قائم کر دیا جائے تو اللہ تعالٰی اس معاشرے میں برکات کا نزول فرمائے گا اور اسے خوشحالی عطا فرمائے گا وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ لَاَ كَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِ- اگر اہلِ کتاب اپنی کتابوں کو نافذ کرتے تو اوپر اور نیچے سے رزق پاتے لیکن عام لوگوں کو یہ غلط فہمی لاحق ہے کہ اگر دین کو نافذ کیا تو دنیا کا ساتھ نہ دے سکیں گے، حالانکہ اللہ کی بات سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟